تحریک جدید کے اڑتالیسویں، اڑتیسویں اور سترہویں سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اس میں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ میں کچھ لوگ ناشکرے بھی ہوتے ہیں تربیت کے محتاج، جن کی تربیت کی طرف توجہ دی جاتی ہے ہمیشہ اور اپنی اصلاح کر کے وہ شکر گزار بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن بحیثیت جماعت یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراھیم:۸) اگر ان نعماء کا جو میری طرف سے تم پر نازل ہوں تم شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ نعمتوں کا تمہیں وارث بنائے گا اور پہلے سے زیادہ جن نعمتوں کا وہ وارث بناتا ہے ان میں سے ایک نعمت پہلے سے زیادہ اس کے حضور قربانی پیش کرنے کی توفیق ہے اور پھر زیادہ قربانی کے نتیجہ میں جو شکر کے جذبات کے ساتھ اس کے حضور پیش کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پہلے سے زیادہ برسنے لگ جاتی ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا: وَمَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا:۴۰) اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کا نتیجہ ضرور نکالے گا اور دوسری جگہ فرمایا کہ یہ نتیجہ اس شکل میں بھی ظاہر ہو گا کہ دنیوی اموال میں تمہارے برکت ڈالی جائے گی اور تمہیں زیادہ توفیق دی جائے گی خرچ کرنے کی۔ وہ سب رزق

دینے والوں میں سے اچھا اور کامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرتے ہوئے اپنے اموال کو خرچ کرنے کی ایک مثال آج مَیں یہاں بیان کروں گا اور وہ ’تحریک جدید‘ کی مد میں جو قربانی دینے والے ہیں، ان کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے وہ ہمارے سامنے ایک عظیم حقیقت بیان کرتا ہے۔

آج میں تحریک جدید کے اڑتالیسویں، اڑتیسویں اور سترہویں تین دفتر ہیں ان کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔

تحریک جدید نے جو قربانیاں یا تحریک جدید میں جماعت نے جو قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی اس کی شکل یہ بنتی ہے۔ مَیں نے اپنی خلافت کے سال سے یہ گراف ان سے بنوایا ہے۔ ان اٹھارہ سال میں چار لاکھ پینتیس ہزار روپیہ تحریک جدید کی مد میں وصول ہوا تھا ۶۵-۱۹۶۴ء میں چندہ جات تحریک جدید اندرون پاکستان اور ۸۲-۱۹۸۱ء کا بجٹ اٹھارہ لاکھ چالیس ہزار ہے جس کا مطلب ہے کہ ساڑھے چار سو فیصد یعنی اتنے گنا زیادہ یہ ہوگیا اس عرصے میں۔ لیکن تحریک جدید کی جو آمد ہے وہ اس ملک میں ہمارے پاکستان میں اتنی خرچ نہیں ہوتی جتنا اس کا تعلق باہر کی جماعتوں سے ہے۔ یہاں ہمارے خرچ جو ہیں، یہاں کی آمد اس کا جو خرچ ہے وہ مبلغین کا تیار کرنا، ان کے الاؤنسز دینا، کتابیں شائع کرنا، دفتر چلانا وغیرہ وغیرہ۔ کسی وقت تحریک جدید کو جب سہولت تھی فارن ایکسچینج کی اور حکومت کچھ رقم (زیادہ نہیں لیکن) باہر بھیجنے کی اجازت دیتی تھی اس وقت دنیا کے مختلف حصّوں میں کچھ حصّہ ہماری جدوجہد اور سعی اور کوشش کا بھی شامل ہو جاتا تھا لیکن اب نہیں ہوتا۔ اب سارے کا سارا جو تحریک جدید کی ذمہ داریاں پاکستان سے تعلق رکھتی ہیں ان پر خرچ ہوتا ہے اور اس ضرورت کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ نے اس میں زیادتی کی ہے جیسا کہ مَیں بتاؤں گا اس زیادتی کے مقابلے میں بیرونی ممالک کی زیادتی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ بیرونی ممالک میں ساری دنیا میں جماعت جو پچھلی ۶۵-۱۹۶۴ء میں اکتیس لاکھ روپیہ آمد تھی امریکہ، یورپ کی جماعتیں، افریقہ کی جماعتیں۔ کچھ نئی پیدا ہوئیں تھیں کچھ پرانی تھیں کچھ کم تربیت یافتہ تھیں کچھ زیادہ تربیت یافتہ تھیں۔ بہرحال ساری دنیا کی احمدی جماعتیں تحریک جدید میں اکتیس لاکھ روپیہ دیتی تھیں۔ اکتیس لاکھ کا بجٹ تھا کچھ چندوں

کے علاوہ بھی مثلاً جو سکول ہیں ان کی فیسوں کی آمد اس طرح شامل ہو جاتی ہے تھوڑی سی اور اٹھارہ سال میں قربانی کی یہ رقم اکتیس لاکھ سے بڑھ کر چار کروڑ اٹھارہ لاکھ بن گئی۔ میرا خدّام الاحمدیہ کے زمانہ میں بھی یہ تجربہ تھا کہ جتنی ضرورت جس مہینے میں ہمیں پڑی اتنی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں آمد دے دی، رقم کا انتظام کر دیا۔

یہ جو چار کروڑ اٹھارہ لاکھ، اکتیس لاکھ کا بن جانا ہمیں دو چیزیں بتاتا ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمایا اور وہ نتائج جو خدا تعالیٰ چاہتا تھا ہماری کوششوں سے نکلیں وہ نکالے۔ میرا اور آپ کا یہ کام نہیں کہ لوگوں کے دل خدا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتیں۔ دلوں کے جیتنے کے سامان صرف اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔ کوئی اور ہستی یہ سامان پیدا نہیں کر سکتی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمثیلی زبان میں ہمیں یہ سمجھایا کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی انگلیوں میں سمجھو اس طرح پکڑا ہوا ہے۔ وہ یوں کر کے دے تو اس کا زاویہ اور بن جائے گا اور یوں کر دے تو اس کا زاویہ اور بن جائے گا۔ اس کے لئے تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ تو ایک تو جو یہاں کا چار ساڑھے چار لاکھ روپیہ، باہر کی جماعتوں کا اکتیس لاکھ روپیہ تھا اتنی برکت ڈالی اس میں اللہ تعالیٰ نے اور اتنا اثر پیدا کیا ان کی کوشش میں کہ ان کی تعداد کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ یہ جو گراف بنتا ہے تعداد کے لحاظ سے یہ خطے خطے میں مختلف ہے مثلاً غانا کا اندازہ یہ ہے کہ کم وبیش پانچ لاکھ عیسائی اور بت پرست اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس حقیر اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے والی لیکن خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والی جماعت کے ذریعے کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوئے اور دوسرے یہ بتاتی ہیں یہ جو رقوم ہیں غیر ممالک کی چار کروڑ اٹھارہ لاکھ کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے مقام کو پہچانتے نہیں اور جس مقصد کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس کا اندازہ نہیں کر پاتے۔ مقصد آپ کا یہ نہیں تھا کہ اپنی عزّت دنیا میں قائم کریں۔ مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہر دل میں بٹھائی جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر گھر پر گاڑا جائے لیکن پوری طرح ان کو ابھی سمجھ نہیں آئی تھی۔ احمدی ہو گئے تھے لیکن پوری طرح سمجھ نہیں آتی تھی لیکن اب آہستہ آہستہ تربیت کے نتیجہ میں وہ اس عظیم جدوجہد اور مجاہدہ کو سمجھنے لگے ہیں اور اس کے لئے قربانیاں دینی شروع کر دی

ہیں۔ وقت کی بھی قربانی اور ہر قسم کی قربانی جو انسان دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مال کی بھی قربانی۔

یہ کیوں ہوا؟ خدا نے تو کہا تھا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اگر تم ناشکرے ہو گے تو میں زیادتی نہیں کروں گا۔ یہاں ہمیں زیادتی نظر آتی ہے۔ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ (یہ واضح نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت احمدیہ) اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں کی جماعت ہے۔ دوسرے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ وہ نہایت عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور پیش کرتے اور خدا تعالیٰ کی نعمتیں جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہیں ان پر اتنا ہی ان کا سر جو ہے وہ زیادہ جھکتا جاتا ہے زمین کی طرف۔ اس واسطے لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے مطابق ان کے اموال میں بھی برکت اور ان کے اخلاص میں بھی برکت ڈالی گئی اور ان کی قربانی کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کے ثمرات جو پیدا ہونے چاہئیں تھے وہ پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ ایک انقلاب عظیم بپا ہونا شروع ہو گیا۔ صحیح ہے بہت سی آنکھیں ابھی نہیں دیکھتیں اسے لیکن یہ جو فرق ہیں اس اٹھارہ سالہ دور میں (اٹھارہ سالہ زمانہ کوئی بڑا زمانہ نہیں) اس میں دیکھو غیر ممالک کو اللہ تعالیٰ نے اکتیس لاکھ سے اٹھا کر چار کروڑ اٹھارہ لاکھ پر پہنچا دیا۔ بڑا فضل ہے خدا کا۔ دنیا میں اربوں روپے کے مالک ہیں جو پانچ روپے بھی خدا کے لئے دینے کے لئے تیار نہیں اور اب ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے۔ اس کے اندر وہ جو ابھی تحریک ہوئی تھی خدام الاحمدیہ کی طرف سے مساجد فنڈ کی وہ رقوم شامل نہیں ہیں۔ اس کے اندر 'صد سالہ' کی رقوم شامل نہیں ہیں۔ اس کے اندر (یہ جو فگر (Figure) ہے چار کڑور اٹھارہ لاکھ کی جو برکت اللہ تعالیٰ نے نُصرت جہاں کی سکیم میں ڈالی تھی وہ شامل نہیں ہے۔ اس کے اندر وہ جو مَیں نے بتایا تھا بڑا لطف آیا دہراؤں گا پھر۔ بڑی مزے دار چیز ہے۔

پانچ سات سال ہوئے کیلگری، شمال مغربی کینیڈا میں ایک شہر ہے۔ وہاں ایک چھوٹی سی جماعت تھی۔ انہوں نے لکھا کہ ایک گھر ہمیں مل رہا ہے مشن ہاؤس کے لئے قریباً ستّر ہزار ڈالر کا کچھ رقم ہم نے اپنے چندوں سے اکٹھی کی ہے اس کے لئے، کچھ مدد کرے ہمارا مرکز۔ تو ہم وہ خرید لیں۔ تربیت کے لئے، مل بیٹھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی جماعت کا مرکز ہو۔ ان کو اجازت دے دی اور وہیں ان کے پاس جو ایسے چندوں کی رقوم تھیں جو وہ خود خرچ نہیں کر سکتے

تھے ان میں سے خرچ کرنے کی اس مد میں اجازت دے دی گئی۔ یہ چند سال پہلے کی بات ہے۔ اب انہوں نے خط لکھا مجھے چند ہفتے ہوئے کہ کیلگری سے سات میل کے فاصلہ پر (یہ جو عمارت خریدی گئی یہ بمشکل ایک کنال جگہ ہوگی اور چھوٹے چھوٹے تین چار کمرے۔ میں پچھلے سال گیا ہوں تو وہاں میں نے نماز بھی پڑھی) چالیس ایکڑ زمین جس میں ایک مکان بنا ہوا ہے جو اتنا بڑا ہے کہ آپ اور سارا قافلہ بھی وہاں ٹھہر جائے تو آسانی سے ٹھہر سکتا ہے۔ جو مشن ہاؤس پہلا ہے اس سے کہیں بڑا۔ اور وہ ہمیں مل رہا ہے تین لاکھ پچاس ہزار ڈالر کا (کینیڈین ڈالر) اور رقم کی ہمیں فکر نہیں کیونکہ جو ستّر ہزار میں مشن ہاؤس خریدا تھا وہ ہمیں امید ہے کہ چار لاکھ اور بیس ہزار یا تیس ہزار ڈالر (کینیڈین ڈالر) میں بک جائے گا۔ تو میں نے سوچا کہ خدا نے جو ہم پر احسان کیا اور پیار اس طرح کیا کہ جو تم لوگوں نے مشن ہاؤس خریدنے کے لئے ستّر ہزار کی رقم خرچ کی تھی یہ پکڑ واپنی رقم اور وہ جو ساڑھے تین لاکھ ڈالر کا مکان مل رہا ہے اس میں ایک دھیلہ بھی کسی جماعت کے فرد کا حصہ نہیں ہے۔ وہ سب خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت نے اس کا سامان پیدا کیا۔ وہ بھی اس میں شامل نہیں۔ درخت جب لگایا جاتا ہے کچھ عرصہ کے بعد اسے پھل لگتا ہے۔ جس درخت نے بہت لمبا عرصہ پھل دینا ہو اس درخت کو پھل بھی کافی دیر بعد لگتا ہے مثلاً تخمی آم ہے۔ اس کی عمر بہت سے دوسرے درختوں سے زیادہ ہے تو اس کو پھل بھی آٹھ دس سال کے بعد لگتا ہے۔ بعض ایسے درخت ہیں جو کئی سو سال پھل دیتے رہتے ہیں لیکن ان کو پھل آتا ہے بیس پچیس سال کے بعد تو جس جماعت نے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود نے ساری دنیا کے لئے پھل کا انتظام کرنا تھا قیامت تک کے لئے، ایک وقت درکار تھا اس کی پرورش کرنے کا اور اس کی تربیت کرنے کا، اس کی ’Pruning‘ کرنے کا، اس کی دیکھ بھال کرنے کا، وقت پر اس کو پانی دینے کا۔ اور اب اس کو پھل لگنا شروع ہو گیا لیکن ایسے درخت شروع میں تھوڑا پھل دیتے ہیں پھر زیادہ پھل دینے لگ جاتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی برکتوں سے نوازا ہے اور ہم چونکہ اس کے شکر گزار بندے ہیں شکرانہ کے طور پر مَیں جو ٹارگٹ ہے وہ اٹھارہ لاکھ سے بیس لاکھ کر دیتا ہوں اور مجھے یقین ہے

کہ جماعت اسے پورا کر جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ پاکستان کی جماعت کا ٹارگٹ ہے اور باہر کی جماعتوں کا تو ٹارگٹ ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ وہ چھلانگیں مارتے ہوئے خود ہی آگے بڑھ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر بعض ایسی جگہیں ہیں علاقے کہ جن کے متعلق میرے علم میں ہے کہ اگر ان کی تربیت کر دی جائے تو یہ وہ علاقے جو ابھی سست ہیں چار کروڑ سے زیادہ وہ تحریک کو دینا شروع کر دیں گے انشاء اللہ۔

بہر حال ایک تو ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر اس سال کے بجٹ میں دو لاکھ روپیہ زیادہ دینا ہے۔ دوسرے ہم نے (اور وہ بڑی اہم بات ہے) نہایت عاجزی اور تضرّع کے ساتھ اور حقیقی توحید پر قائم ہوتے ہوئے یہ دعائیں کرنی ہیں کہ اے خدا! ہم سے ہمیشہ ہی پیار کرتا رہ اور ہمیں شکر گزار بندہ بنائے رکھ۔ ہمیں دعاؤں کی توفیق عطا کر اور ہماری دعاؤں کو قبولیت عطا کرتا کہ ہم تیرے عاجز بندے تیرے اس حکم کی تعمیل میں کامیاب ہو جائیں کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے۔ آمین

پھر حضور انور نے فرمایا:-

آج انصار اللہ کا اجتماع ہے۔ اس سال یہیں انہوں نے انتظام کیا ہے۔ ماشاء اللہ جو رپورٹیں ابھی تک مشاہدے کے نتیجے میں مجھے ملی ہیں وہ تو یہی ہیں کہ تعداد پچھلے سال سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے نفوس میں بھی اور اموال میں بھی آپ کے اور غور سے سنیں۔ بعض چیزوں کو دہرانا بھی پڑتا ہے۔

آج کی افتتاحی تقریر میں مَیں وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذّٰریٰت:۵۶) کی ہدایت کے مطابق وہ باتیں جو ہر احمدی کے ذہن میں ہر وقت حاضر رہنی چاہئیں تھیں لیکن بعض لوگ بھول جاتے ہیں وہ یاد دلاؤں گا انشاء اللہ۔ خدا میری زبان میں تاثیر دے اور آپ کے دلوں میں تاثیر قبول کرنے کی طاقت بخشے۔ آمین

نمازیں ہم جمع کریں گے اور پھر اپنے وقت کے اوپر انصار اللہ کا اجتماع انشاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ بہت دعاؤں کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دن گزاریں اور ساری دنیا کے لئے دعائیں کریں۔ میں نے بار بار کہا اور کہتا رہوں گا کہ ہمیں کسی سے عداوت نہیں، مخالفت نہیں۔

جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے دشمن ہیں ہم انہیں بھی یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے دشمن نہیں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعائیں کریں اوران کے لئے بھی دعائیں کریں جو دہریہ ہیں اور بت پرست ہیں۔ بڑے ظالم ہیں، وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے کہ خدا تعالیٰ جس نے اعلان کیا تھا کہ میں نے اپنے قرب کی راہیں تمہارے لئے کھول دیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ۔ بڑی چوڑی شاہراہیں ہیں یہ لیکن وہ لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ غیر مطمئن بھی ہیں اپنی زندگی سے، اطمینان نہیں انہیں۔ اندھیرے میں بھٹک بھی رہے ہیں لیکن اسلام کی روشنی ابھی تک قبول کرنے کے لئے ان کے اندھیرے تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اندھیروں کو بھی دور کرے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جو روشنی ہے اس کے اندر وہ اپنی زندگی گزارنے لگیں۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)